مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

ایک پاگل کی کہانی

ایک پاگل نے اس زمانہ میں پیشین گوئی کی تھی کہ فلاں عورت سے میرا نکاح ہو گا جب اس کا نکاح دوسرے سے ہوگیا تو دعویٰ کیا گیا کہ یہ بیوہ ہو جائے گی اور پھر میرے نکاح میں آئے گی مگر ایسا بھی نہ ہوا اور وہ یہ حسرت لے کر ہی قبر میں چلا گیا تو اس کے تابعین نے اس پیشین گوئی کی یہ تاویل کی کہ اس عورت کی اولاد میں سے کوئی لڑکی اس مدعی کی اولاد میں کسی لڑکے کے نکاح میں آئے گی۔ سبحان اللہ ایسی بے تکی تاویل سے بھی اگر پیشین گوئی سچی ہو سکتی ہے تو ہر شخص کی پیشین گوئی سچی ہو جایا کرے گی اور کسی کی کوئی بات بھی غلط نہ ہوا کرے گی۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رح

جلد ۱ ۷ تا ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۲۷ اگست تا ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء شمارہ ۱۳

از دفترِ استقبالیہ ختمِ نبوّت کانفرنس

مسلم کالونی ربوہ ضلع جھنگ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ۶-۷ ستمبر ۱۹۸۲ء آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جسمیں

ملک عزیز کے تمام مکاتب فکر کے نمائندگان. تمام دینی جماعتوں کے سربراہ. علماء کرام. مشائخ عظام. دانشور. قانون دان ملکی و غیر ملکی عمائدین شرکت فرما رہے ہیں. آپ ابھی سے کانفرنس کے لئے تیاری فرمائیں. نہ صرف خود تشریف لائیں بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو تیار کریں. مقامی طور پر اشتہار. اخبارات میں خبروں. مساجد میں خطبہ جمعہ کے ذریعے لوگوں کو ترغیب دیں تاکہ ملت بیضا کے جانثار زیادہ سے زیادہ اس میں شرکت فرمائیں. اپنے اپنے علماء کرام. مشائخ عظام. دینی. مذہبی شخصیتوں. احباب. ذی ثروت حضرات کے لئے دفتر استقبالیہ سے دعوت نامے منگوا کر تقسیم کریں. یا ان کا ڈاک پتہ لکھیں تاکہ دفتر استقبالیہ ان کو دعوت نامہ جاری کر سکے. پھر ان کو ہمراہ لائیں. وفود کی آمد کی اطلاع پہلے دیں تاکہ انتظام میں آسانی ہو۔

بہر نوع اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے اپنی پوری صلاحیتیں صرف کر دیں. خداوند کریم آپ کے حامی و ناصر ہوں. مساعی جمیلہ کے ساتھ ساتھ کانفرنس کی کامیابی کے لئے نیم شبانہ دعائیں جاری رکھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین!

دعاگو

- ★ (مولانا) خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ و امیر مجلس مرکزیہ پاکستان
- ★ (مولانا) محمد شریف جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- ★ (مولانا) تاج محمود صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون
- ★ (مولانا) محمد اشرف ہمدانی صدر استقبالیہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ

رابطہ کیلئے:- اللہ وسایا ناظم استقبالیہ ختم نبوۃ کانفرنس مسلم کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون نمبر ۲۶۶

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۲۰ روپیہ
افریقہ	۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی نمبر ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/B سائٹ ویشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱	رائے آپ کی	۲۳
۲	ابتدائیہ — مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۴
۳	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا	۶
۴	افادات عارفی۔ ڈاکٹر عبدالحی عارفی	۷
۵	بہشتی مقبرے میں چند لمحے۔ محمد اسلم	۸
۶	نزول عیسیٰ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۱
۷	امامکم منکم سے کون مراد ہے۔ مولانا تاج محمد	۱۴
۸	بائبل سے قرآن کی تصدیق۔ رانا احسان الحق	۱۶
۹	کاروان ختم نبوت — یعقوب باوا	۲۰

شعبہ کتابت

۱۔ محمد عبدالستار واحدی

۲۔ حافظ گلزار احمد

۳۔ غلام یٰسین تبسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ناشائستہ حرکت

ہمیں ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے :-

"قادیانی فرقہ کو غیر مسلم قرار دیے جانے کے باوجود افسر شاہی اپنے اداروں میں قادیانیوں کو بلا تکلف "مسلم" کے نام سے پکار کر نہ صرف کتاب وسنت کے ساتھ شرمناک مذاق کرتی ہے۔ بلکہ آئین پاکستان کی دھجیاں بھی اڑاتی ہے۔ چنانچہ ۲۰ اگست بروز منگل رات آٹھ بجے ٹی۔ وی کے پروگرام "ذوق آگہی" میں ایک سوال کیا گیا :-

سوال :- اس مسلمان سائنس دان کا نام بتائیں جس نے ۱۹۷۹ء میں نوبل پرائز حاصل کیا؟

جواب :- پروگرام کے شرکاء میں سے ایک لال بجھکڑ نے جواب دیا ! "ڈاکٹر عبدالسلام !"

اس پر سوال کنندہ نے کہا۔ "جواب درست ہے" حالانکہ ڈاکٹر عبدالسلام کٹر قسم کا قادیانی ہے اور وطن سے اس کی وفاداری کا یہ عالم ہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت سے ناراض ہو کر اس نے پاکستان سے اظہار نفرت کرتے ہوئے یہاں کی شہریت تک چھوڑ دی۔

قادیانی شرعاً کافر و زندیق ہیں اور آئین پاکستان کی رو سے بھی وہ غیر مسلم ہیں۔ پاکستان کے قومی نشریاتی ادارے نے ایک قادیانی کافر کو مسلمان کہہ کر نہ صرف کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ بلکہ آئین پاکستان کی توہین اور اس سے غداری کے جرم کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا ارباب حل وعقد سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس پروگرام کے انچارج کو فوری طور پر برطرف کر کے آئین پاکستان سے غداری وبغاوت کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔"

اس بوالعجبی کی داد کون دے سکتا ہے کہ ایک طرف ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا چرچا ہے اور دوسری طرف پاکستان کا طاقتور قومی نشریاتی ادارہ، غیر مسلموں کو "مسلمان" کا خطاب دے کر اسلام کی مٹی پلید کر رہا ہے۔ اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ ان قومی اداروں کی زمام اختیار ایسے بزرجمہروں کے ہاتھ میں ہے، جنہیں مسلم اور غیر مسلم کی بھی شناخت نہیں۔

ع "چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

ہمارے ارباب بست وکشاد کو غالباً یہ احساس نہیں کہ یہ مسئلہ کتنا نازک اور حساس ہے، اور اگر اس پر کوئی تحریک اٹھی تو ۵۳-۱۹۵۲ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح اسے سنگینوں کی نوک سے روکنا بھی ممکن نہیں ہوگا، ہم ملک

ہفت روزہ ختم نبوت

ابتدائیہ

کے ذمہ دار حضرات سے درخواست کرتے کہ ملتِ اسلامیہ کے صبر وسکون کا زیادہ امتحان نہ لیں ۔ کبھی حکومت کے شعبہ خواتین کی سربراہ اسلامی احکام کا مذاق اڑاتی ہیں ، اور کبھی قومی نشریاتی ادارے کے سربراہ زندیقوں اور مرتدوں کو اسلام کی سند عطا فرماتے ہیں ۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آیا افسر شاہی علم و دانش سے اس قدر بے بہرہ ہے کہ اسے مسلم وغیر مسلم اور اسلام و کفر کے درمیان تمیز بھی نہیں ۔ یا جان بوجھ کر اسلام اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا بھی ان کے فرائض منصبی میں داخل ہے

بہر حال ہم اسلام کے خلاف ٹی وی کے ارباب حل وعقد کی اس ناشائستہ اور غیر ذمہ دارانہ حرکت کے خلاف پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے پرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ ادارہ اس حرکت پر قوم سے معافی مانگے ۔ ورنہ اس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

محمد یوسف

بقیہ :- بہشتی مقبرے میں چند لمحے

جاتی ہے وہ منارۃ المسیح کی عین سیدھ میں ہے جس طرح فیصل آباد کے کسی بھی بازار میں کھڑے ہو کر دیکھیں تو گھنٹہ گھر بالکل سامنے نظر آتا ہے بعینہ اسی طرز سے منارۃ المسیح سامنے نظر آرہا تھا ۔ دو سال قبل پہلی بار جب میں قادیان گیا تھا ، تو اس وقت اس منار کے گرد سنگ مرمر کی سلیں لگا رہے تھے ۔ اب یہ کام مکمل ہو گیا ہے ۔

مرزائیوں کے ذہن کا ایک پیچ ڈھیلا ہوتا ہے اس لیے ان کی ہر منطق نرالی ہوتی ہے ۔ "منارۃ المسیح" کی تعمیر کے بارے میں عرض ہے کہ مرزا غلام احمد نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پہلے کیا اور جس منار پر مسیح نے نازل ہونا تھا وہ بعد میں بنایا گیا ۔ مرزائی اس کی آرائش و زیبائش میں اس قدر دلچسپی لے رہے ہیں جیسے اب کوئی اور ملا نازل ہونے والی ہے ۔ جس کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔

بہشتی مقبرے سے نکل کر میں سیدھا بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوا ، راستے میں ایک اور بات مشاہدہ میں آئی کہ گلیوں میں موٹے تازے چوہے مرے پڑے تھے ۔ میں نے دل میں سوچا کہ شاید اس مقہور بستی میں کوئی وبا پھوٹنے والی ہے ۔ کیونکہ طاعون پھیلنے سے پہلے چوہے مرنے لگتے ہیں ۔ بس اسٹینڈ پر پہنچتے ہی مجھے بس مل گئی اور میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں امرتسر پہنچ گیا ۔

بقیہ :- نزول عیسیٰؑ ص ۱۳

پر اٹھا لیا گیا ، انہیں طویل عمر عطا کی گئی ۔ آخری زمانے میں وہ دجال کو قتل کرنے کے لیے نازل ہوں گے ۔ اس وقت تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی ۔

بقیہ :- افادات عارفی

کی توفیق عطا فرما اور ان کے صحیح استعمال کی ہم کو توفیق عطا فرما ۔ کفرانِ نعمت سے ہم سب کو محفوظ فرما ۔ یا اللہ آپ کے انعامات برحق ہیں لیکن یا اللہ ہمارا فہم ان کا تحمل نہیں کر سکتا ۔ آپ ہماری قابلیت اور صلاحیت کے بھی مالک ہیں ۔ آپ ہماری بگڑی ہوئی صلاحیتوں کو صحیح اور روبکار کر دیجئے اور ہمارے فہم میں نفاست ادراک پیدا کر دیجئے ۔ اپنی طرف سے کامل اہلیت عطا فرما دیجئے اور اس کے مطابق صحیح عمل کی توفیق عطا فرما دیجئے ۔ ہمیں نفس و شیطان کے مکائد سے محفوظ رکھئے ، سا تھ ساتھ ہمیں کفرانِ نعمت سے بھی بچا دیجئے ۔ (آمین)

سرِ مبارک کے بالوں کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ صاحب کی کتاب خصائل نبوی برشمائل ترمذی کے باب "بالوں کا بیان" کا پہلا حصہ

باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

فائدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پٹھوں کی مقدار میں مختلف روایات وارد ہوئی ہیں جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا اوران میں کچھ تعارض نہیں اس لیے کہ بال بڑھنے والی چیز ہے ایک زمانہ میں اگر کان کی لو تک تھے تو دوسرے زمانے میں اس سے زائد اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مُنڈانا چند مرتبہ ثابت ہے تو جس نے قریب کا زمانہ نقل کیا ہے اس نے چھوٹے بال نقل کئے اور جس نے بال منڈنے کے عرصہ ہو جانے کے بعد کے وقت کو نقل کیا اس نے زیادہ بال نقل کیے۔ بعض علماء نے اس طرح پر بھی جمع فرمایا ہے کہ سر مبارک کے اگلے حصے کے بال نصف کانوں تک پہنچ جاتے تھے اور وسط سر مبارک کے اس سے نیچے تک اور اخیر سر مبارک کے مونڈھوں کے قریب تک۔ اس باب میں امام ترمذی نے آٹھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

(۱) حدثنا علی بن حجر انبأنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن حمید عن انس بن مالک کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نصف اذنیہ۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے۔

(۲) حدثنا ھناد بن السری حدثنا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن ھشام ابن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ایسے پٹھوں سے جو کان کی لو تک ہوا کرتے ہیں ان سے زیادہ تھے اور ان سے کم تھے جو مونڈھوں تک ہوتے ہیں یعنی نہ زیادہ لمبے تھے نہ چھوٹے بلکہ متوسط درجہ کے تھے۔

فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہر دو حضرات ننگے نہاتے تھے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محل ستر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا محل شرم کبھی نہیں دیکھا۔ نیز برتن کے ایک ہونے سے بھی اس پر حجت نہیں۔ اس کی کئی صورتیں ایسی ممکن ہیں کہ غسل بھی ہو جائے اور دوسرے کے سامنے ننگا بھی نہ ہونا پڑے نیز اس حدیث سے مرد اور عورت کا ایک برتن سے اکٹھے نہانا ثابت ہوتا ہے علماء کا امام نوویؒ کے قول کے موافق اس صورت کے جواز پر اجماع ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مرد پہلے غسل کرلے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے عورت غسل کرلے یہ بھی بالاتفاق سب کے نزدیک جائز ہے۔ تیسری صورت اس کا عکس ہے کہ عورت پہلے نہا دے مرد اس کے بچے ہوئے پانی سے نہالے یہ صورت حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ سب حضرات کے نزدیک جائز ہے، حنابلہ اس کو جائز نہیں بتلاتے البتہ اگر عورت کے غسل کے وقت مرد وہاں موجود ہو تو وہ بھی جائز فرماتے ہیں ان حضرات کا استدلال اور جمہور کی طرف سے اس کا جواب علمی بحث ہونے کی وجہ سے یہاں سے ترک کر دیئے گئے۔ مختصر عربی حاشیے میں ذکر کئے گئے لیکن جب ایک معتبر امام اس کے خلاف ہیں اور حدیث میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے تو اس میں احتیاط اولیٰ ہے۔

چند نصائح

افادات عارفی

ضبط و ترتیب :- منظور احمد الحسینی

اخلاص اور صدق میں فرق ہے

ملفوظات طیبات عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا :- اللہ تعالیٰ کے بے انتہا انعامات و احسانات کا ادراک اکیلے ہمارے بس کی بات نہیں ۔ ان کا ادراک و احساس اللہ والوں کے ساتھ تعلق جوڑنے اور وابستہ ہونے سے ہوتا ہے ۔ اسی امر کی طرف اللہ تعالیٰ نے خود اپنے بندوں کو (قرآن مجید میں) متوجہ فرماتے ہوئے کہا ہے " یا یہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۝ یعنی بس تم صادقین کے ساتھ ہو جاؤ پھر مطمئن ہو تم پر سب نوازشیں ہوں گی ۔ صادقین کون لوگ ہیں جو ہماری نظر میں (بظاہر) متبع شریعت و سنت ہوں ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے صادقین فرمایا ۔ عابدین مخلصین نہ فرمایا ۔ اخلاص اور صدق میں میری نظر میں فرق ہے کہ اخلاص عبادات کے لیے شرط ہے اور صدق ؛ وہ اخلاص کی حد بتاتا ہے (کہ حدود شرع میں ہے کہ نہیں) ورنہ اس طرح سے تو بدعتی بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم مخلص ہیں اور بہت اچھے مخلص ہیں اگر اخلاص حدود شرع میں ہے تو صدق ہے ورنہ ایسا اخلاص جو حدود شرع میں نہیں ہے وہ بیکار محض ہے ۔ اسی لیے صادقین فرمایا جن کا ہر عمل زندگی اخلاص کے ساتھ ساتھ حدود شرع کے اندر ہو ۔ یعنی ان کی رفتار، گفتار، سب انداز زندگی حدود شریعت کے اندر اور شریعت کے مطابق ہوں اگر حدود شریعت سے باہر قدم رکھا، چاہے ان میں کتنا ہی اخلاص ہو قابل قبول نہیں ۔

فرمایا :- ہم سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم ہمارے بن جاؤ ، ہم سے تعلق جوڑ لو پھر ہم جانیں اور ہمارا کام جانے (تم ہمیں راضی کر لو ہم تم سے خوش ہو جائیں گے) فرمایا اس کی مثال ایسے جیسے ایک (بادشاہ) صدر مملکت نے بہت بڑی دعوت کی اس میں اُمراء ، وزراء اور بڑے بڑے رؤسا سب شریک ہوئے ۔ کھانا جو تیار کیا گیا تھا ۔ وزراء ، رؤسا ، سب نے وہی کھانا کھایا ۔ کھانا کھلانے والوں نے بھی وہی کھانا کھایا ۔ نعمت ایک ہی ہے ۔ کھانا ایک ہی ہے کھانے کی نوعیت کسی کے لیے نہیں بدلی ۔ لیکن مراتب و فضائل الگ ہیں ۔

فرمایا :- اسی طرح سے صحابہ کرام کے فضائل و مراتب الگ ہیں اور عامۃ امتیوں کے مراتب الگ ، مگر غذا سب کے پاس ایک ہی ہے ۔ اُن کے انعامات و احسانات کی بارش سب پر ایک طرح کی ہے پھر سب کا اپنا اپنا ظرف ہے ہر ایک نے اپنے ظرف کے مطابق لے لیا ۔ (نیز فرمایا) اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ان انعامات کی وجہ سے ہم ممتاز ہو جاتے ہیں اور ہمیں اختصاص حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے کہ تم اپنے نفس کو نہ دیکھو بلکہ ہمارے انعامات کو دیکھو ۔ ملازمین پکانے والے ، ڈرائیورز، کھانا کھلانے والے ، وہ اپنی ہستی کو نہ دیکھیں صرف اس خصوصیت کو دیکھیں کہ دعوت کس کی طرف سے ہے (یعنی صدر مملکت کی طرف سے) جہاں اس دعوت میں بڑے بڑے امراء رؤسا ، کا شمار ہے وہاں میرا بھی شمار ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی ہستی کو نہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے بے حد و حساب انعامات کو دیکھو، تخصیص اور تعلق کو دیکھو اور اس پر اس کی قدردانی کرتے ہوئے شکریہ بجا لاؤ ۔

فرمایا :- (دعا کرتے ہوئے) یا اللہ آپ کے انعامات برحق ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانات برحق ہیں ان کی تبلیغ برحق ہیں ۔ یا اللہ ہمارے ماحول ، ہمارے معاشرے ، ہمارے نفس اور شیطان نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ۔ ماحول اور معاشرے کا ہم پر زبردست اثر پڑ رہا ہے اور ہم اس کے دباؤ میں ہیں اور اس طرح تمام عمر زندگی کا بھی اثر پڑ رہا ہے ، یہ انعامات و احسانات بھی ہم دیکھ رہے ہیں ۔ یا اللہ ہم ان انعامات و احسانات کی حفاظت کیسے کریں خاص کردہ انعامات جو ہم پر رمضان شریف میں ہم پر ہوتے ہیں یا اللہ ان کی حفاظت

باقی صفحہ

مشاہدات

محمد اسلم

بہشتی مقبرے میں چند لمحے

جون ۱۹۸۱ء کے دوسرے ہفتے مجھے ایک دوست کی بیٹی کی شادی کی تقریب میں شرکت کی غرض سے امرتسر جانے کا اتفاق ہوا۔ مورخہ ۱۲ جون کو میں فرصت نکال کر امرتسر سے بٹالہ گیا اور وہاں خانقاہ قادریہ فاضلیہ میں حضرت ابوالفرح فاضل الدین اور ان کے اخلاف کے مزارات کی زیارت کی۔ میں بٹالہ سے کلا نور جانا چاہتا تھا لیکن کافی انتظار کے باوجود بس نہ مل سکی۔ اتنے میں ایک خوبصورت بس، بس اسٹینڈ میں داخل ہوئی۔ میرے استفسار پر ڈرائیور نے بتایا کہ وہ بس قادیان جا رہی ہے۔ میرا اس روز قادیان جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن بس جاتی دیکھ کر طبیعت مچل گئی اور میں بٹالہ سے کوئی بیس منٹ میں قادیان پہنچ گیا۔

قادیان کے بس اسٹینڈ کے قریب ہی ایک ادھیڑ عمر مرزائی سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اس نے ایک ہاتھ میں رسید بک تھامی ہوئی تھی۔ شاید وہ بازار میں چندہ جمع کرنے نکلا تھا۔ میں نے اس سے انجمن احمدیہ کے دفاتر کی طرف جانے کا راستہ پوچھا تو اس نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ علی گڑھ سے آیا ہوں۔ وہ فوراً بولا کہ وہاں ہمارے فلاں فلاں طالب علم پڑھتے ہیں کیا آپ ان سے واقف ہیں؟ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کہنے لگا کہ اگر میں کچھ دیر انتظار کروں تو وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں ذرا عجلت میں ہوں آپ مجھے صرف راستہ بتا دو۔ اس نے راستہ بتایا تو میں پیچ در پیچ اور گندی گلیوں سے گذرتا ہوا انجمن احمدیہ کے دفاتر کے پاس پہنچ گیا۔ مرزائیوں کے مخصوص بازار میں دکانیں کھلی تھیں اور ان پر سائن بورڈ آویزاں تھے۔ ایک طبیب کے مطب پر نظر پڑی تو اس نے حکیم عبدالواحد درویش نمبر ۵۲ کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ شکل و شباہت سے پٹھان معلوم ہوتا تھا اور اس نے پٹھانوں کی طرز پر شملہ دی پگڑی باندھی ہوئی تھی اسی جگہ میں نے ایک اور پٹھان کو اسی طرز کی پگڑی باندھے ہوئے سائیکل پر بہشتی مقبرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

بازار میں دبلے پتلے سیاہ فام بہاری مرزائی آتے جاتے دکھائی دیے

اُن کے چہروں پر فرنچ کٹ داڑھیاں اور کلوں ایک عجیب سماں باندھ رہے تھے

میں ان سے لاتعلق ہو کر جامعہ احمدیہ کی طرف مڑ گیا۔

جامعہ احمدیہ میں مرزائیت کی تبلیغ کے لیے مبلغ تیار کیے جاتے ہیں دوپہر کا وقت تھا۔ اس لیے مجھے کوئی زیر تربیت مبلغ نظر نہیں آیا۔ جامعہ احمدیہ والی گلی میں ایک مکان کے باہر "خدام الاحمدیہ" کا بورڈ آویزاں تھا اور ایک کوٹھڑی کے دروازے پر "لجنہ اماء اللہ" کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ایک مکان میں "جماعت احمدیہ قادیان" کا دفتر تھا۔ یہ جماعت صرف قادیان میں رہنے والے مرزائیوں کے مسائل حل کرتی ہے۔

اسی گلی میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول تھا۔ جو اب حکومت کی تحویل میں ہے۔ وقت میں وہاں سے گذرا، اس وقت ایک سکھ ماسٹر ایک غبی مرزائی طالب علم کا ردیف قافیہ درست کر رہا تھا۔ اسی گلی میں مہمان خانہ بھی ہے جہاں مجھے گذشتہ سفر قادیان میں قیام کرنے کی دعوت ملی تھی۔

اسی گلی کے خاتمہ پر ایک بڑا سا جوہڑ ہے جسے عرف عام میں "ڈھاب" کہتے ہیں۔ اسی ڈھاب میں ہوس کا شکار معصوم لڑکیاں اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی غرض سے خودکشی کیا کرتی تھیں یا ان کا گلا گھونٹ کر رات کے اندھیرے میں ڈھاب میں پھینک دیا جاتا تھا۔

میں اسی خونی ڈھاب کے کنارے چلتا ہوا بہشتی مقبرے کی طرف بڑھا۔ ڈھاب سے بہشتی مقبرے کا فاصلہ بمشکل ایک فرلانگ ہوگا۔ مقبرے کے اردگرد ایک مضبوط اور بلند چار دیواری ہے۔ میں ایک آہنی پھاٹک سے گزر کر بہشتی مقبرے میں داخل ہوا۔ کلکتہ کے ایک مرزائی تاجر نے بہشتی مقبرے کی آرائش کے لئے کافی رقم خرچ کی ہے۔ میں پھاٹک سے گذر کر سیدھا جنازہ گاہ کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب ہی درختوں کے ایک جھنڈ میں ایک پتھر نصب ہے جس پر "ظہور قدرت ثانیہ" کندہ ہے۔ اس پتھر پر منقوش ایک عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نماز جنازہ کے بعد اس مقام پر حکیم نورالدین بھیروی کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی تھی۔ اس روایت کے راوی "بھائی عبدالرحمٰن قادیانی" کا نام بھی پتھر پر درج ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں مرزا غلام احمد کو الہام ہوا تھا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ بھائی عبدالرحمٰن پیدائشی سکھ تھا لیکن بعد میں مرزائی ہو گیا تھا۔ اس کا شمار مرزا غلام احمد کے خواص

میں ہوتا ہے۔ وہ اس بیعت کا عینی شاہد تھا۔ اس لیے اس کی روایت اور نشاندہی پر اس تاریخی مقام پر پتھر نصب کر دیا گیا ہے۔

بھائی عبدالرحمٰن آزادی کے بعد پاکستان آگیا تھا۔ اس کا انتقال ربوہ میں ہوا اور اس کی میت "تدفین کے لیے" قادیان لے جائی گئی اور اسے بہشتی مقبرہ میں خواص کی صف میں دفن کیا گیا۔ یہ پہلی اور غالباً آخری مثال ہے کہ کسی مرزائی کی میت "تدفین کیلئے" پاکستان سے قادیان لے جائی گئی ہو۔ ورنہ مرزا بشیرالدین محمود اور ان کی ماں نصرت جہاں بھی اس "سعادت" سے محروم رہے ہیں۔ ربوہ میں بشیرالدین محمود کی قبر پر ایک تختی نصب ہے جس پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کے معتقدین کا یہ فرض ہے کہ جب بھی موقعہ ملے اس کا تابوت ربوہ سے قادیان پہنچا دیا جائے۔ بہشتی مقبرہ میں غلام احمد متنبی کی قبر کے دائیں جانب حکیم نورالدین کی قبر ہے اور بائیں طرف نصرت کے لیے جگہ مخصوص ہے۔

نصرت سے یاد آیا۔ مولانا احمد سعید دہلویؒ بیان کیا کرتے تھے

> مرزا بشیرالدین محمود کے معتقدین کا یہ فرض ہے
>
> کہ جب بھی موقعہ ملے اس کا تابوت ربوہ
>
> سے قادیان پہنچا دیا جائے۔

کہ جب نصرت کا غلام احمد کے ساتھ نکاح ہوا تو دلی والیاں اسے وداع کرنے آئیں۔ انہوں نے نصرت کو مخاطب کر کے کہا "اری نصّو سنا ہے کہ تمہارا نکاح کسی پنجابی نبی کے ساتھ ہوا ہے"۔ دلی میں پنجابی کو گنوار سمجھا جاتا ہے اور اس پر طرّہ یہ کہ وہ متنبی بھی ہے۔ مولانا احمد سعید کی کرخنداری زبان میں یہ مصرع سن کر جو لطف آتا تھا، وہ بیان سے باہر ہے۔

میں جنازہ گاہ سے مرزا غلام احمد کی قبر کی طرف چلا۔ مرزا اور اس کے رشتہ داروں اور خاص خاص دوستوں اور حواریوں کی قبریں ایک

ذرا اس تصویر کی عبارت کو ملاحظہ فرمائیں تو کیا یہ ایک پاکستان کے وفادار شہری کی ہدایات ہو سکتی ہیں؟ یہ ایک وصیت ہے جو قادیانیوں کی دوسرے سربراہ مرزا بشیرالدین نے اپنی جماعت کو کی ہے۔ اس کتبہ کو ربوہ میں مرزا بشیرالدین کی قبر پر لگایا گیا تھا غالباً دو یا چار سال ہوئے ہیں اس کتبہ کو نہ جانے کیوں ہٹا دیا گیا؟

مخصوص احاطے کے اندر ہیں۔ اس احاطے کے باہر ایک ہینڈ پمپ نصب ہے جس کا پانی مرزائیوں کے نزدیک کوثر و سلسبیل کے پانی کا حکم رکھتا ہے۔ مجھے اس وقت پیاس محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود میں نے اس پمپ کا پانی پینا مناسب نہ سمجھا۔

مرزا غلام احمد اور حکیم نورالدین کی قبروں کے جانب غرب ایک "مواجہ" بنایا گیا ہے۔ اور ایک ایسا ہی مواجہ جانب جنوب بھی ہے جسے میں اپنے پہلے سفر قادیان میں نہیں دیکھ سکا تھا۔ جنوبی مواجے کے قریب مرزا بشیر الدین محمود کی تین بیویاں دفن ہیں۔ ان میں سے ایک بیوی ام طاہر موجودہ سربراہ طاہر احمد کی ماں ہے۔ دوسری بیوی سارہ کے بطن سے طاہر احمد کا حریف مرزا رفیع احمد ہے۔ تیسری بیوی کا نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں رہا۔ وہ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تھی۔

ان میں سے ایک بیوی کی لوحِ مزار پر بشیر الدین محمود نے ایک طویل عبارت کندہ کروائی ہے اور اس میں اس بات کا ادعا کیا گیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود کے لیے اس کا انتخاب مرزا غلام احمد نے بذریعہ الہام کیا تھا۔ چند روز قبل میں نے اس کا ذکر مرزا محمد شفیق سے کیا تو انہوں نے کہا کہ باپ کے لیے بذریعہ الہام جس خاتون (محمدی بیگم) کا انتخاب خالقِ کون و مکان نے کیا تھا وہ تو اسے مل نہ سکی ، بیٹے کو وحی کے ذریعہ کیسے مل گئی ؟

بہشتی مقبرے میں مدفون لوگوں کی قبروں کے اندر جو حالت ہوگی وہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ امام حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ جس خطۂ زمین کو شہر خموشاں کہتے ہیں، اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہاں مدفون لوگوں کے ساتھ کیا بیت رہی ہے تو لوگ مارے ڈر کے اپنے مردے وہاں لانے سے انکار کر دیں۔ بس ایسا ہی معاملہ بہشتی مقبرہ میں دفن مردوں کے ساتھ پیش آ رہا ہوگا۔

بہشتی مقبرے میں مخصوص خطے کے باہر جانب غرب "مرزا کے خواص" کی قبریں ہیں۔ جن کی الواح پر ان کی نمایاں خدمات منقوش ہیں اور جانب جنوب ان موصیوں کی قبریں ہیں جنہوں نے اپنی جائیدادیں سے پار کی وصیت انجمن احمدیہ کے لیے کی تھی لیکن صرف الواح نصب ہیں اور قبروں کے نشان نظر نہیں آتا۔ ان پر ان موصیوں کے نام کندہ ہیں جنہوں نے یہاں دفن ہونا تھا، مگر کسی وجہ سے ان کی میتیں یہاں نہیں پہنچ سکی ہیں۔ اب ان کے نام کی الواح درج ہیں اور جب زائرین بہشتی مقبرہ میں مدفون "خوش قسمت" مرزائیوں کے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو وہ بھی دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔

"حواریوںؑ کی قبروں کے سرہانے ایک لمبا چوڑا بورڈ نصب ہے جس پر یہ نوید لکھی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو یہ الہام ہوا تھا کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے کوئی شخص بہشتی نہیں ہو جائے گا بلکہ بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا۔" یہ ناک کو بجائے سیدھی طرح پکڑنے کے ہاتھ گھما کر پکڑنے کے مترادف ہے۔

مرزا غلام احمد کے الہام اسی طرح کے ہوا کرتے تھے۔ ایک بار اس پر یہ وحی نازل ہوئی "غثم ۔ غثم ۔ غثم"۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ وہ اس وحی کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ "ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہی کیا جو وحی کا مفہوم نہ سمجھ سکے۔" ایک بار حضرت کے پیٹ میں درد اٹھا۔ انھوں نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ ایک فرشتہ غالباً "ٹیچی ٹیچی" جو حضرت اقدسؑ پر وحی لے کر آیا کرتا تھا۔ ان کے سامنے کھڑا ہے اور اس کی مٹھی بند ہے۔ اس نے حضرت کے سامنے اپنی مٹھی کھولی تو اس کی ہتھیلی پر ایک میٹھی گولی پڑی تھی جس پر "خاکسار پیپرمنٹ" لکھا ہوا تھا۔

مرزا صاحب اپنے اوپر نازل

ہونیوالی وحی کا مفہوم سمجھ

نہیں سکتے تھے۔

میٹھی گولی سے بات چلی ہے تو آیئے مرزا بشیر احمد ایم اے کی تصنیف "سیرت المہدی" بھی دیکھتے چلیں۔ فرزندارجمند اپنے والد بزرگوار کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت کو گڑ کھانے کا بڑا شوق تھا اور ان کے کوٹ کی ایک جیب میں گڑ کی ڈلیاں پڑی رہتی تھیں۔ جس زمانے میں حضرت کو سلسل البول کی تکلیف لاحق ہوئی تو موصوف کوٹ کی دوسری جیب میں استنجے کے ڈھیلے رکھنے لگے۔ بارہا ایسا ہوتا کہ حضرت مسیح موعود گڑ کھانے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالتے اور بے دھیانی کے عالم میں مٹی کا ڈھیلا منہ میں ڈال لیتے۔" سبحان اللہ جو شخص استنجے کے ڈھیلے اور گڑ کی ڈلی میں تمیز نہ کر سکے، وہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ آئے اور ہمسری کا دعویٰ کرے۔

میں جس وقت مرزا غلام احمد کی قبر سے پھاٹک کی طرف روانہ ہوا تو ایک نئی بات مشاہدہ میں آئی۔ مخصوص احاطے سے جو سڑک پھاٹک کی طرف

باقی صفحہ ۵ پر

بسلسلہ
نزولِ عیسیٰؑ تمام صحابہ کا اجماعی عقیدہ ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

دنیا میں دوبارہ تشریف لاکر صلیب کو توڑ دیں گے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ - باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ - باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ ایک سجدہ اس وقت کے لوگوں کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔"

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم اس کی تصدیق قرآن کریم سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا

"اور نہیں رہے گا کوئی اہل کتاب میں مگر ایمان لائے گا عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ کے مرنے سے پہلے۔ اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔"

(النساء آیت ۱۵۹)

حضرات محدثین نے یہاں دو احتمال لکھے ہیں۔ ایک یہ کہ اس حدیث میں آیت کی تلاوت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ہو۔ دوسرے یہ کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہو۔ اور طحاوی میں باب سوم الدھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید امام محمد بن سیرینؒ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ تو فرمایا کہ:

کل حدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ہوتی ہے۔

بہرحال حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

اول:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نزول کا مسئلہ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

دوم:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام ارشادات جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں وہ قرآن کریم کی ہی شرح و تفسیر ہیں

سوم:۔ جس عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قرآن کریم اور ارشادات نبویہ میں ذکر ہے اس سے وہی حضرت عیسیٰ بنفس نفیس مراد ہیں۔ نہ کہ کوئی مبہم و مجہول عیسیٰ یا کوئی مفروض ابن مریم۔

چہارم:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حلقۂ درس مسجد نبوی میں ہوتا تھا۔ اور وہ ہزاروں کے مجمع میں علی رؤس الاشہاد حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے نزول پر قرآن کریم اور حدیث نبوی کے حوالے باصرار و تکرار پیش کرتے تھے مگر کسی صحابی نے اور کسی تابعی نے ان کو اس پر نہیں ٹوکا۔ اور یہ ممکن نہیں تھا کہ صدر اول میں کوئی غلط بات نعوذ باللہ مسجد نبوی ؐ میں بیٹھ کر علی رؤس الاشہاد قرآن و حدیث کے حوالے سے کہی جائے۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ کی پوری جماعت میں ایک آدمی بھی اسے ٹوکنے والا نہ اُٹھے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے تمام ہمعصر صحابہؓ و تابعین کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور انہوں نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عقیدہ اخذ کیا تھا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ کا عقیدہ

درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴ میں ابوبکر بن ابی شیبہ کی تخریج سے اور مجمع زوائد ج ۸ ص ۲۰۸ میں طبرانی کے حوالہ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کی مجلس میں کہا صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ آپؓ نے فرمایا،

حسبك ان تقول خاتم الانبياء. فانا كنا نحدث ان عيسى خارج. فان كان خارجٌ فقد كان قبله وبعده

خاتم الانبیاء کہہ دیتے تب بھی کافی تھا کیونکہ ہم سے اصحاب کرام رضؓ سے، بیان کیا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تشریف لائیں گے تو آپ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد بھی

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معلوم تھی اور وہ اس پر عقیدہ رکھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ "لا نبی بعدی" کا ارشاد نبوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے منافی نہیں کیونکہ "لا نبی بعدی" کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ آپ کے بعد تشریف لانے والے ہیں مگر ان کو نبوت آپؐ سے پہلے مل چکی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کا عقیدہ

الف :۔ درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعده۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

امام محمد طاہر گجراتی "تکملہ مجمع البحار" میں (مادہ "نبا" کے تحت) اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وهذا ناظر الى نزول عيسىٰؑ۔

"حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے لحاظ سے ہے۔"

گویا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اس اندیشہ کی روک تھام فرما رہی ہیں کہ "لا نبی بعدہ" کو غلط معنی پہنا کر کل کوئی ملحد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے قطعی عقیدہ کی نفی نہ کرنے لگے۔

ب :۔ مسند احمد ج ۶ ص ۷۵، اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث خروج دجال کے بارے میں مروی ہے۔

اس میں یہ الفاظ ہیں:

حتى يأتي فلسطين بباب لُدّ فينزل عيسىٰ عليه السلام فيقتله ثم يمكث عيسىٰ عليه السلام في الارض اربعين سنة اماماً عدلاً و حكماً مقسطاً

"یہاں تک دجال فلسطین میں باب لُدّ کے پاس پہنچے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ٹھہریں گے۔"

⁂ ⁂ ⁂

حافظ نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۳۸ میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

رجاله رجال الصحيح غير الحضرمي بن لاحق وهو ثقة۔

"اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں سوائے حضرمی لاحق کے اور وہ ثقہ ہیں۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۵، ۳۸۴، میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت

لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسی بن مریم علیه السلام فیقول امیرهم: تعال فصل لنا فیقول: لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة

کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی خاطر لڑتی اور قیامت تک غالب رہے گی۔ پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) عرض کرے گا کہ تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ آپؑ فرمائیں گے نہیں، تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کی جانب سے اس امت کا اعزاز ہے۔"

حضرت ابن عباس رضؓ کا عقیدہ

الف:۔ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۳۰۹، اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد خداوندی "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ "قبل موته" سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔

ب:۔ تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴، اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

قبل موت عیسی۔ یعنی انه سیدرک اناس من اهل الکتاب حین یبعث عیسی فیؤمنون به۔

"قبل موته" سے مراد ہے، عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ حق تعالیٰ شانہ کی مراد یہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اس وقت اہل کتاب کے کچھ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو پائیں گے اور وہ آپ پر ایمان لائیں گے۔"

ج: درمنثور ج ۲ ص ۳۶ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

قال انی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان۔

"حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تجھے سردست اٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانے میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔"

د: تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴، ۵ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ "وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ایک دوسرے شخص پر ڈال دی گئی۔

ورفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء

"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مکان کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔"

⁂ ⁂ ⁂

امام ابن کثیر اس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں "هذا اسناد صحیح الی ابن عباس"

لا: مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۰۴ میں بروایت طبرانی اور درمنثور ج ۶ ص ۲۰ میں فریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور طبرانی کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ "وانه لعلم للساعة" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیمة۔

"آیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔"

⁂ ⁂ ⁂

و: درمنثور ج ۲ ص ۳۵۰ میں بروایت ابوالشیخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝" کی تفسیر میں فرمایا۔

ومد فی عمره حتی اهبط من السماء الی الارض یقتل الدجال

"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر طویل کردی گئی۔ حتیٰ کہ وہ آخری زمانے میں آسمان سے زمین پر اتارے جائیں گے تاکہ دجال کو قتل کریں۔"

⁂ ⁂ ⁂

اس لیے "ان تعذبهم" کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو تثلیث پر مرے اور "ان تغفرلهم" کا تعلق ان حضرات سے ہے جو آخری زمانے میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تثلیث سے تائب ہوکر توحید کے قائل ہوجائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ان تفسیری ارشادات سے ان کا عقیدہ واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسد عنصری آسمان

باقی ص۵ پر

ردِ قادیانیت

اِمامُکُم مِنکُم سے کون مراد ہے؟

مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

قادیانی کہتے ہیں کہ بخاری شریف کی حدیث کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (یعنی تم کیسے خوش بخت ہوگے جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔) سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الرضوان اور "امام" مہدی علیہ الرضوان سے ایک ہی شخصیت مراد ہے۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

قادیانیوں کا حضرت مسیح علیہ السلام اور "امام" مہدی علیہ الرضوان دونوں کو ایک ہی شخصیت قرار دینا بالکل غلط ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے دعویٰ کی تائید میں بھی اس حدیث کو پیش کرنا بوجوہ ذیل باطل مردود اور مذموم ہے کہ

اس حدیث میں ابن مریم کے ساتھ لفظ فِیْکُمْ مذکور ہے۔ اور اِمَامُکُمْ کے ساتھ لفظ مِنْکُمْ موجود ہے۔ علم نحو کا مشہور و معروف اصول اور ضابطہ ہے کہ "فی" اپنے ماقبل اور مابعد کے باہم تغائر و تخالف پر دلالت کرتا ہے۔ یہ دونوں الگ الگ جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کہا کرتے ہیں "الماء فی الکوز" پانی کوزہ میں ہے۔ پانی اور چیز ہے اور کوزہ اس سے متغائر شے۔ یعنی پانی اور کوزہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا "الخاتم فی الاصبع" انگوٹھی انگلی میں ہے۔ انگوٹھی اور انگلی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا "الصلوٰۃ فی اللیل" رات میں نماز (پڑھنا)۔ رات اور نماز دونوں علیحدہ علیحدہ اور مستقل وجود رکھتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ظرف اور مظروف دونوں متغائر ہوتے ہیں۔

"فی" کے برخلاف حرف "من" اپنے ماقبل و مابعد کے توافق پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے "سوار من ذھب" سونے کا کنگن۔ اس مثال میں سونا اور کنگن ایک شے ہیں۔ اور دونوں باہم متجانس ہیں۔

(۱) ان امثلہ کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حدیث میں حرف "فی" ابن مریم اور امت محمدیہ کے باہم متخالف متغائر ہونے کو بیان کر رہا ہے۔ حرف "من" امام اور امت محمدیہ کے تجانس و اتحاد کو واضح کر رہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مریم امت محمدیہ کے فرد نہیں بلکہ امت محمدیہ سے باہر کے آدمی ہیں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام امت محمدیہ کے ہی ایک فرد ہوں گے۔

(۲) اس حدیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کی کنیت "ابن مریم" کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ذکر ان کے عہدہ اور منصب "امام" کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث ہذا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔

(۳) "امام" کو امت محمدیہ کی طرف منسوب کیا گیا اور اسے "امامکم" فرمایا گیا لیکن "ابن مریم" کو امت محمدیہ کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔ "ابن مریمکم" نہیں کہا گیا۔ (یعنی تمہارا ابن مریم) اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ "ابن مریم" امت محمدیہ سے باہر کا فرد ہے۔ اور "امام" امت محمدیہ میں سے انہی کی جنس کا ایک فرد ہے۔

(۴) امام وہ شخص ہو سکتا ہے جو غلامانہ ذہنیت سے مبرا ہو۔ اور آزادانہ اقتدار کا مالک ہو۔ اگر مرزا غلام احمد کو امام مان لیا جائے جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے لمحات انگریز کی غلامی میں بسر کئے۔ اور انگریز کے اقتدار اور حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے انہوں نے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں تو ایسے شخص پر امام کا اطلاق انتہائی غیر موزوں اور غیر مناسب ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت ابی امامہ باہلی سے مروی ایک حدیث کے

یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز اکثر دجال ہی کا بیان فرمایا۔ کہ جو لوگ دجال کے مقابل ہونگے ان کا امام مردِ صالح ہوگا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے وہ آگے بڑھے گا۔ اور عیسٰی ابن مریم نزول فرمائیں گے امام پیچھے ہٹے گا۔ تاکہ عیسٰی علیہ السلام امامت کریں۔ مگر وہ کہیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ۔ چنانچہ وہ نماز پڑھائے گا۔ بعد فراغ عیسٰی علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھول دو۔ اس وقت دجال ستر ہزار یہود کے ساتھ وہاں موجود ہوگا۔ جب وہ عیسٰی علیہ السلام کو دیکھے گا تو کمال اضمحلال کی حالت میں بھاگے گا۔

عیسٰی علیہ السلام کہیں گے تو مجھ سے بھاگ نہیں سکتا۔ ایک وار میرا تجھ پر ضرور ہوگا۔ چنانچہ اس کا پیچھا کر کے لُد کے مشرقی دروازہ کے پاس اس کو قتل کریں گے۔

نوٹ لُد فلسطین میں ایک مقام کا نام ہے۔ یہ مقام آج کل اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔ اور یہاں یہودیوں کا ایئرپورٹ ہے۔ اور لُدیا کے نام سے مشہور ہے)۔ خدا تعالیٰ یہودیوں کو ہزیمت دے گا۔ اور کیفیت یہ ہوگی کہ جس چیز کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا خواہ وہ پتھر ہو یا جھاڑ یا دیوار یا جانور وہ چیز باآوازِ بلند کہے گی کہ اے خدا کے بندے مسلمان! یہاں یہودی چھپا ہے آکر اسکو قتل کر دے۔ صرف غرقد کا جھاڑ اس کو خبر نہ دے گا۔ کیونکہ وہ انہی کا ہے۔

ہم قادیانیوں سے دریافت کرتے ہیں

(ا) کہ وہ کون لوگ تھے جو دجال کے مقابل کھڑے ہوں گے؟

(ب) انکا امام کون تھا؟

(ج) کونسے صبح کی نماز کے لئے وہ کھڑا تھا جو مرزا صاحب اتر آئے اور اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ کون سی مسجد کا دروازہ کھولنے کو کہا؟ جس کے پاس دجال ستر ہزار مسلح یہود کو لے کر کھڑا تھا۔ کس کے پیچھے دوڑ کر مرزا صاحب نے لُد کے دروازہ پر قتل کر ڈالا؟ کون سے یہودیوں کو ہزیمت ہوئی اور سب مارے گئے؟ کس روز مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیوں نے حجر و شجر سے باتیں کیں؟

مسلم شریف کی حدیث میں جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ نماز پڑھائیے۔ تو آپ فرمائیں گے کہ اس امت کی عظمت و شان کے سبب تمہارے ہی بعض بعض پر امیر یا اولیٰ ہیں۔ پس حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دوسرے شخص کی اقتدار کرنا ہی اس عمل کی دلیل ہے کہ مہدی اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔

کنز العمال اور مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی کہ جس کے اوّل میں ہوں۔ اور آخر میں عیسٰی ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہے۔ معلوم ہوا کہ مہدی اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔

آثارِ صحابہ و تابعین

① حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عیسٰی ابن مریم نازل ہونگے تو مسلمانوں کے امیر "مہدی" کہیں گے۔ آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ عیسٰی علیہ السلام فرمائیں گے نہیں تم (امت محمدیہ) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے امت کا اعزاز ہے۔

(الحاوی للسیوطی ص ۶۴ ج ۲ بحوالہ اخبار المہدی لابی نعیم)

② حضرت حذیفہ بن الیمان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مہدی" مڑ کر دیکھیں گے تو عیسٰی بن مریم نازل ہو چکے ہوں گے۔ گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ پس "مہدی" کہیں گے آگے آکر نماز پڑھائیے۔ عیسٰی علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہو چکی ہے۔ (لہٰذا یہ نماز تم ہی پڑھاؤ) پس عیسٰی علیہ السلام ایک شخص "(مہدی)" کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میری اولاد میں سے ہوگا۔

③ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عیسٰی ابن مریم امام مہدی کے پاس نازل ہوں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(الحاوی ص ۶۸ ج ۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

④ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور امام حدیث) فرماتے ہیں کہ (امام) مہدی اسی امت (محمدیہ) سے ہونگے۔ اور یہ وہی ہیں جو عیسٰی ابن مریم کی امامت کریں گے۔

(الحاوی ص ۶۵ ج ۲ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

بائبل پر تحقیق

بسلسلہ

بائبل سے بائبل کی تکذیب

بائبل سے قرآن کی تصدیق

از قلم ۔ پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا

باب التعارف

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

اہل علم و دانش بائبل کے پیروکار

اور دوستی کے لحاظ سے مومنوں کے قریب تر ان کو پاؤ گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم بھی ہیں اور مشائخ بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے۔" (۵ : ۸۲)

سورۂ مائدہ کی ہدایت کی روشنی میں ہم نے اپنے کتابچہ "بائبل سے بائبل کی تکذیب" میں اہل علم و دانش اور تکبر نہ کرنے والے بائبل کے پیروکاروں کو دوستی کی دعوت دی تھی اور اسے استوار کرنے کے لیے واضح کیا تھا کہ جن انبیاء کو بائبل نے فحش اور ناپاک قصوں میں ملوث کر رکھا ہے اس کی تکذیب خود بائبل سے ہوتی ہے۔ کہ نہ تو سموئیل نبی کی اولاد رشوت خور اور انصاف کا خون کر دینے والی تھی اور نہ ہی حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت مسیح علیہم السلام اس ولد الزنا فارص کی نسل سے تھے جو یہوداہ بن حضرت یعقوب کا بہو تمر کے ساتھ مباشرت کرنے سے پیدا ہوا تھا۔ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی راہنمائی میں ہم نے بائبل ہی سے یہ ثابت کیا تھا کہ نہ تو سموئیل نبی افرائیم کے قبیلہ سے تھے کہ ان کی اولاد رشوت خور اور انصاف کا خون کرنے والی ٹھہرے۔ اور نہ ہی دیگر برگزیدہ ترین انبیائے بنی اسرائیل یہوداہ کے قبیلہ سے تھے کہ انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو فحاشی کے قصوں میں ملوث کیا جائے۔ خود بائبل سے ان بھی انبیائے بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے والد عمران کے خاندان سے ثابت ہونے ہر قسم کی فحش داستانوں سے ان کی بریت ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صالح آباؤ اجداد کی نسل ٹھہرتے ہیں۔

حکیموں کو شرمندہ اور موجودوں کو نابود کرنے والے مسیحیت کے پیروکار

بائبل کے پیروکاروں میں جو عالم ہیں، یا مشائخ اور متکبر نہیں وہ یقیناً ہماری اس تحقیقی کاوش پر شاداں اور ہمارے احسان مند ہوئے ہوں گے۔ کہ اب وہ فحاشی کے ناپاک قصوں میں ملوث کئے گئے لوگوں کی بجائے صالح نبیوں کے پیروکار کہلائیں گے۔ لیکن اہل بائبل میں ایک گروہ علم و دانش سے بے بہرہ لوگوں کا ہے۔ یہ گروہ جناب پولوس کے وضع کردہ دین مسیحیت کا پیروکار ہے۔

ان کی منفرد حیثیت کا نقشہ خود جناب پولوس نے بائبل میں ان الفاظ میں کھینچ رکھا ہے۔

"خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں بلکہ بےوجودوں کو چن لیا کہ وہ موجودوں کو نیست کرے۔ تاکہ کوئی بشر خدا کے سامنے فخر نہ کرے۔" (۱۔کرنتھیوں ۱: ۲۷-۲۹)۔

یہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے خدا کے سامنے فخر کیا جا سکے۔ ہماری کتاب یہودیت و مسیحیت کے مسودہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کلام حق گوجرانوالہ کے ایڈیٹر جناب پادری عنایت اللہ مجاہد نے جنوری ۱۹۸۱ء کے شمارے کے صفحہ ۹ پر جناب پولوس کی بیان کردہ مسیحیوں کی منفرد حیثیت کا اعتراف کیا ہے۔ حکیموں کو

شرمندہ اور موجودوں کو نابود کرنے کے کام میں پیچھے نہ رہنے کا اظہار کراچی کے پادری شمعون ناصر صاحب نے ہمارے کتابچہ کے رد میں ہمیں خط لکھ کر کیا ہے۔ اور دو دل را دلے ست کے مصداق خط کی ایک کاپی کلام حق کو بھی بھیجی ہے۔ پادری صاحب اور ان کے خط کے مضمون سے ہم قارئین کو متعارف کرتے ہیں۔

پادری کی برہمی

حکیموں کو شرمندہ کرنے کے لئے ہمارے سارے کتابچہ میں پادری صاحب کو صرف یہ ایک نکتہ غلط دکھائی دیا ہے کہ سموئیل نبی افرائیمی نہیں تھے۔ اس کے رد میں بائبل کی کتاب یشوع کے حوالہ سے انہوں نے دلیل پیش کی ہے کہ سموئیل کے باپ القانہ کے دو نسبتی نام تھے۔ ولدیت یا مکی رہائش کی نسبت سے وہ افرائیمی تھا تو نسبی نسبت سے وہ لاوی کے قبیلہ اور لاوی کے بیٹے قہات کے گھرانے سے تھا یہ دلیل پیش کر کے انہوں نے ہم پر برہمی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

"یہ ہے آپ کے رسالہ بائبل کی تکذیب کے ڈھول کا پول۔ رانا صاحب آپ کا نام لکھتے وقت آپ کی ڈگریاں تو اس لئے نہیں لکھیں کہ اتنے بڑے جھوٹ کے خالق کا نام کے ساتھ ڈگریاں زیب نہیں دیتیں۔ خدا کے بندے اب بھی میرا مشورہ مان لے اور خدا سے دعا کر کہ وہ تجھے اپنا کلام سمجھائے۔ ایسے پمفلٹ تیار کرنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسا دھندا کر جس سے خدا بھی راضی ہو اور بچوں کا پیٹ پال سکو۔ کاپی برائے کلام حق گوجرانوالہ۔ دعاگو (دستخط) پادری شمعون ناصر"

دعاگو کا یہ دعائیہ کلام اس مسیحی عالم پادری کا ہے جنہوں نے اچھرہ لاہور میں جناب نذیر احمد بٹ کے مکان پر ہونے والی ملاقات میں بٹ صاحب کے خلاف کراچی مطالعہ گاہ کے منتظمین اور کلام حق گوجرانوالہ کے رویہ کو عامیانہ، احمقانہ اور قابل مذمت ٹھہراتے ہوئے بحث و گفتگو اور خط و کتابت میں عالمانہ اور مہذبانہ انداز اختیار کرنے کا اقرار کیا تھا۔

مخالفین مسیح

دنیا کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی اعلیٰ علمی اسناد کسی کے نام کے ساتھ نہ لکھنے سے اس کی شخصیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پادری صاحب نے تو ایسا محض حکیموں کو شرمندہ اور موجودوں کو نابود کرنے کے لئے لکھا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اگر ہمارے نام کے ساتھ ڈگریاں نہیں لکھیں گے تو ہم علم سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ یہ اس بڑھیا کا طرز عمل ہے جو برہمی کے عالم میں اپنا مرغا بغل میں دبا کے گاؤں چھوڑ گئی تھی۔ اس خیال سے کہ نہ مرغ بانگ دیگا اور نہ ہی صبح نمودار ہوگی۔

یہ طرز عمل مسیحیت کے ان پیروکاروں کا ہے جو اپنے ناموں کے ساتھ فادر اور پادری قسم کے سابقے خود لکھتے ہیں اور دوسروں سے ایسا کہلواتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اس سے وہ مخالفین مسیح کے زمرے میں شامل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کہ ایسا کرنا حضرت مسیح کے اس حکم کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے

"تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔" (متی ۲۳: ۸-۱۰)

پادری صاحب کا مشورہ

اندھے سے کسی نے پوچھا تھا کہ اسے آنکھیں مل جائیں یا آنکھوں والے اندھے ہو جائیں؟ اس پر اس نے جواب دیا تھا کہ سبھی میری طرح ہو جائیں۔ اس کے مصداق پادری صاحب کا مشورہ یہ ہے کہ علمی مشاغل کو چھوڑ کر ہم بھی حکیموں کو شرمندہ اور موجودوں کو نابود کرنے کا دھندا اختیار کر کے بچوں کا پیٹ پالیں۔

پاکستان میں ان کا یہ دھندا اس طرح چلتا ہے کہ خوشحالی اور امن و چین سے زندگی بسر کرتے ہوئے مسیحی اقلیت کے تحفظ اور اسے زیادہ سے زیادہ مراعات دیئے جانے کا ڈھول (ڈھول نہیں) پیٹا جائے اور مسیحیت کی اصلیت کو چھپانے کے لئے مسلمانوں کو کج بحثی میں الجھایا جائے۔ مغربی مسیحی ممالک کی سرپرستی حاصل کرنے کے لئے پاکستان میں مسیحیوں پر ظلم و ستم کئے جانے کی داستانیں انہیں سنائیں۔ اور پاکستان میں مسیحیت کو نابود کر دیئے جانے کے خطرہ کی سرخ جھنڈی بیرون ملک لہرائیں۔ اس دھندے سے انہیں تنخواہ ملتی ہے اور عطیات و وظائف کی شکل میں بونس بھی۔ اس سے ان کا اور ان کے بچوں کا پیٹ پلتا ہے۔

پادری کی دلیل

بائبل سے بائبل کی تکذیب" میں ہم نے بائبل ا۔ سموئیل میں بیان کردہ سموئیل نبی کے نسب نامے اور ان کے بیٹوں کے خلاف لگائے گئے بہتانات کو بائبل ا۔ تواریخ سے جھوٹا ثابت کیا تھا۔ اس کے رد میں پادری صاحب نے یہ دلیل لکھ کر بھیجی ہے۔

"یشوع ۲۱:۲۰ میں یوں مرقوم ہے: اور بنی قہات کے گھرانوں کو جو

بائبل پر تحقیق

لاوی تھے۔ یعنی باقی بنی قہات کو افرائیم کے قبیلے سے یہ شہر قرعہ سے ملے۔ اور انہوں نے افرائیم کے کوہستانی ملک میں ان کو سکم اور اس کی نواحی ترغوبی کی پناہ کے لئے اور جزر اس کی نواحی اور قبضیم اور اس کی نواحی اور بیت حورون اور اس کی نواحی یہ چار شہر دیئے۔" اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔

"اب ان آیات کے پڑھنے کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ القانہ جو سموئیل کا باپ تھا۔ وہ افرائیمی نسب نامہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ افرائیم کے کوہستانی ملک میں رہنے کے سبب سے کہلایا۔ نسب نامہ کے لحاظ سے وہ لاوی کے گھرانے میں سے ہے۔ جیسا کہ ا۔ تواریخ ۲۸-۳۱/۶ آیت میں ہے۔ یہ ہے آپ کے ڈول کا پول۔"

ڈول کے پول کا اہم نکتہ

پادری صاحب کی اس دلیل کا اہم نکتہ یہ ہے کہ سموئیل کے باپ القانہ کے دو نسبتی نام تھے۔ وطنیت یا رہائشی ملک کی نسبت سے وہ افرائیمی تھا کہ اس کا گھر افرائیم کے قبیلہ کے ملک میں تھا۔ اور نسبی نسبت سے وہ لاوی کے بیٹے قہات کی نسل کا لاوی تھا۔ بائبل میں بیان کردہ حضرت داؤدؑ اور حضرت مسیحؑ کے حسب و نسب کو غلط ثابت کرنے میں پادری صاحب کا یہ نکتہ ہماری راہنمائی کرے گا۔ کیونکہ پادری صاحب نے ہماری توجہ اس طرف بھی مبذول کرائی ہے کہ ہم نے ایسا ثابت کرنے کا وعدہ ان سے کیا تھا۔

پادری کا ایک اور مشورہ

پادری صاحب نے ہمیں یہ بھی مشورہ دیا ہے۔ "خدا کے بندے اب بھی میرا مشورہ مان لے اور خدا سے دعا کر کہ وہ تجھے اپنا کلام سمجھائے۔" اللہ وحدہٗ لاشریک کی نوازشات کیا کم ہیں کہ ہم ان کے تثلیثی خدا کی طرف رجوع کریں۔ ایسے خدا کی طرف جو خود اپنی دعا قبول نہیں کرتا۔ اس کی ادنیٰ سی مثال مصلوبیت مسیح کا یہ قصہ ہے:

خدا باپ کا یہ ارادہ ہوا کہ خدا بیٹا ذلت کے ساتھ مصلوب ہو۔ خدا بیٹا سخت پریشانی کے عالم میں اس دلسوزی سے خدا باپ سے التجا کرنے لگا گویا اس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ خدا بیٹے کو اس قدر پریشان دیکھ کر خدا روح القدس کا دل پسیجا اور وہ اس انداز میں تقویت پہنچانے لگا: "صبر کر خدا بیٹا سوتیلا باپ بھلا کر لگا۔" خدا بیٹا کی التجا قبول نہ ہونے سے گنہگاروں نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے سولی پر چڑھا دیا۔ جمعہ اور ہفتہ کی شب میں خدا بیٹا قبر میں دفن کیا گیا تو ہفتہ کے دن قبر میں رکھنے کے بعد خدا باپ کو غلطی کا احساس ہوا اور ہفتہ اتوار کی درمیانی شب کو اس نے خدا بیٹے کو زندہ کر کے قبر سے نکال دیا۔ (ملاحظہ ہو انجیل لوقا الباب ۲۲-۲۴)۔

کتاب مقدس پرانا عہد نامہ میں یہ کہیں نہیں لکھا گیا کہ خدا بیٹے کو تین دن بعد قبر سے نکالے گا لیکن کتاب مقدس کے نامعلوم حوالہ سے پولوس نے یونانی دیو مالائی کہانیوں کی بنیاد پر یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا اس طرح بنا دیا کہ

"مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا۔ اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اٹھا۔" (ا۔ کرنتھیوں ۱۰: ۳، ۴) "اور اس طرح مردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا۔" (رومیوں ۱: ۴) حالانکہ وہ دو رات اور ایک دن کے بعد جی اٹھا تھا۔

سمجھانے سے قاصر ہے تثلیثی خدا

تثلیثی خدا خود اپنے پیروکاروں کو کچھ سمجھانے سے قاصر ہے تو وہ دوسروں کو کیا سمجھائے گا۔ اس کی وضاحت کے لئے ہم پادری شمعون ناصر کو سمجھائے گئے کلام کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

پادری صاحب نے یہ سمجھ لیا کہ سموئیل اور اس کا باپ القانہ قہاتی لاوی تھے۔ لیکن ان کا خدا یہ نہ سمجھا سکا کہ افرائیم کے کوہستانی ملک میں سکم، جزر، قبضیم اور بیت حورون اور ان چاروں شہروں کی نواحیاں قہاتی لاویوں کے ملنے کے باوجود سموئیل اور القانہ کا گھر ان میں سے کسی شہر اور اس کی نواحی میں نہ تھا اور نہ ہی افرائیم کے ملک کے کسی اور شہر میں وہ بستے تھے۔ ان کا گھر افرائیم کی بجائے بنیمین کے قبیلہ کے ملک میں تھا جو بائبل کے ان بیانات سے ثابت ہوتا ہے۔

(۱) افرائیم کے کوہستانی ملک میں رامائیم صوفیم کا ایک شخص تھا جس کا نام القانہ تھا۔" (ا۔ سموئیل ۱: ۱) "اور صبح سویرے (القانہ اور اس کی بیوی حنہ) سویرے اٹھے اور خداوند کے آگے سجدہ کیا اور رامہ کو اپنے گھر لوٹ گئے۔" (ا۔ سموئیل ۱: ۱۹) ان آیات کی رو سے القانہ کا گھر رامہ میں تھا جسے رامائیم صوفیم بھی کہتے تھے۔

(۲) "اور سموئیل اپنی زندگی بھر اسرائیلیوں کی عدالت کرتا رہا۔ اور وہ سال بسال بیت ایل اور جلجال اور مصفاہ میں دورہ کرتا اور ان سب مقاموں میں بنی اسرائیل کی عدالت کرتا تھا۔ پھر وہ رامہ کو لوٹ آتا تھا کیونکہ وہاں اس کا گھر تھا اور وہاں اسرائیل کی عدالت کرتا تھا اور وہیں اس نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا۔" (ا۔ سموئیل ۷: ۱۵-۱۷) ان آیات میں محض یہ نہیں لکھا گیا کہ سموئیل رامہ کو لوٹ آتا تھا بلکہ اس کے گھر کے شہر کی وضاحت کے لئے یہ لکھا گیا ہے۔ "وہ رامہ کو لوٹ

آتا تھا" نیز ان آیات میں سموئیل کے شہر تھے۔ ان حوالہ جات کی اس سے زیادہ نہیں کے ساتھ ہم بائبل سے بائبل کی تکذیب ، میں لکھ چکے تھے۔ اس کے باوجود نجانے عارفانہ سے کام لے کر یا ان کے خدا کا انہیں کچھ نہ سمجھا سکنے سے پادری صاحب نے الفاشہ کی رہائش افرائیم کے کوہستانی ملک کے چار شہروں یعنی سکم اور قبضیم اور بیت حورون کے ساتھ منسوب کی ہے۔

اب ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ سموئیل کے باپ کے گھر کا شہر رامہ اور سموئیل کے حلقہ اثر کے دیگر تین شہر بیت ایل اور جلجال اور مصفاہ کیا افرائیم کے ملک میں تھے یا نہیں۔ اس کے لئے ہم بائبل کے یہ بیانات پیش کرتے ہیں۔

"بنی بنیمین کا قرعہ ان کے گھرانوں کے مطابق نکلا اور ان کے حصے کی حد بنی یہوداہ اور بنی یوسف (افرائیم اور منسی) کے درمیان پڑی ۔۔۔۔۔۔ اور بنیمین کے قبیلہ کے شہر ان کے گھرانوں کے موافق یہ تھے۔ یریحو اور بیت حجلہ اور عمیق قصیص ۔ اور بیت عرابہ اور صمریم اور بیت ایل ۔۔۔۔۔۔ اور جبعون اور رامہ اور بیروت ۔ مصفاہ اور کفیرہ اور موضہ ۔" (یشوع ۱۸: ۱۱، ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۶)۔ مزید وضاحت کے لئے نقشہ پر دیکھئے۔

ہم یہ دو نقشے نیو انگلش بائبل (۱۹۷۰ء) کے صفحات ۱۹۱، ۲۰۱ سے پیش کرتے ہیں۔ ان سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ الفاشہ کا شہر رامہ افرائیم کے ملک کی بجائے بنیمین کے ملک میں تھا۔ اور ان کے بیٹے سموئیل کا حلقہ اثر جن چار شہروں تک تھا وہ بھی بنیمین کے ملک میں تھے۔ اس سے بائبل کا یہ بیان باطل ہو جاتا ہے کہ نسلی نسبت سے الفاشہ افرائیمی تھا۔ غلط بیانی اور حقائق پر یہ پردہ پوشی سے مسیحیت کے پیروکار اب بھی بائبل کی صداقت کے عقیدہ پر قائم رہیں تو اسے ضد، تعصب اور اندھی عقیدت مندی کے سوا کیا سمجھا جائے۔

ان آیات سے بیت ایل اور رامہ اور مصفاہ کا بنیمین کے ملک میں واقع ہونے کا براہ راست ثبوت ملتا ہے۔ جب کہ ان میں بیان کردہ شہر یریحو کی مشرقی سرحد پر جلجال تھا (یشوع ۵: ۱۹)۔ اس طرح بائبل کی رو سے پادری صاحب کی خود پیش کردہ دلیل کے مطابق سموئیل کا باپ الفاشہ بنیمین کے ملک میں رہنے کے سبب سے بنیمینی کہلانا چاہیے تھا نہ کہ افرائیمی۔ یہ ہے پادری کے ڈھول کے پول کا ڈھول کا پول۔

ہمیں ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ ذات پات اور نسل اور حسب و نسب دریافت کرنا اور اس کی حقیقت بیان کرنا پاکستانی مسیحیوں کی کمزوری اور سنگین جرم ہے کہ اسی پر ہمیں "بڑے جھوٹ کا خالق" ٹھہرایا گیا جب کہ پیشتر ازیں حق گوئی و بیباکی کے جرم میں وہ ہمیں ابتلا میں مبتلا کروا چکے ہیں اس کا بار بار ذکر کرنے میں ہم عار محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے ایک خیر اندیش جناب ڈاکٹر احسان قریشی صابری صاحب نے سیالکوٹ سے اس بارے میں ہمیں یہ قطعہ ارسال فرمایا ہے۔

سعدیا شیراز اندیا   چندے مدہ کم زاد را
کم زاد گر عالم شود   گردن زند استاد را

کراچی کے پادری کے ڈول کو گوجرانوالہ کا "کلام حق" ڈھول بنا کر بجائے تو کچھ تعجب نہ ہو گا لیکن انتہائی علمی ترقی کے اس دور میں علم کے پیچھے لٹھ لئے پھرنے سے تحکیم شرمندہ اور مجروح نابود نہیں کئے جا سکتے۔

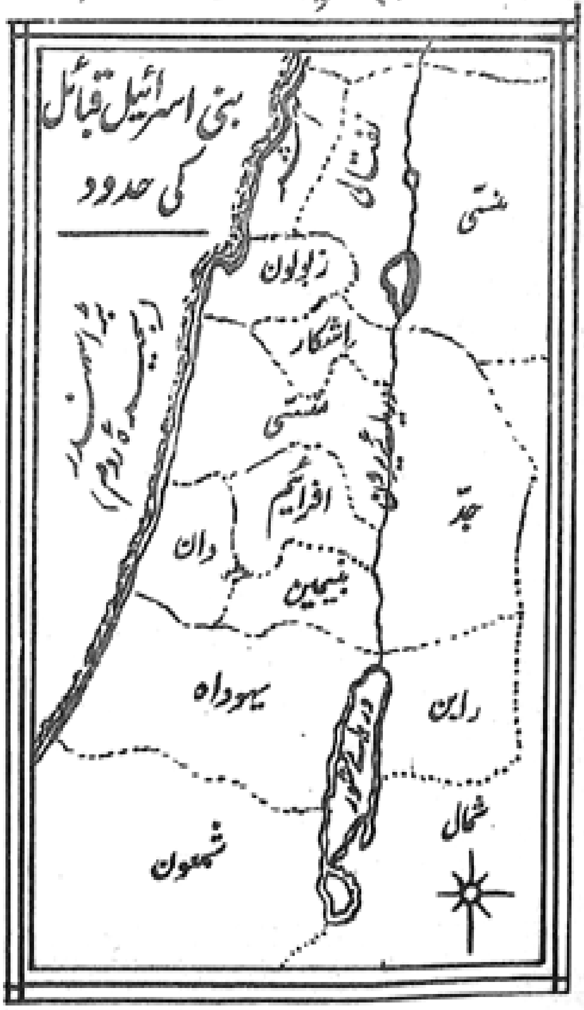

ختم نبوت

کاروانِ ختم نبوت

★ ——— حافظ آباد میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

★ ——— مولانا عاشق الٰہی کا تفصیلی دورہ

(ترتیب :— عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

قارئین ! گزشتہ ہفتہ ملک بھر میں جماعتی سرگرمیاں عروج پر رہیں۔ ایک طرف ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام "ختم نبوت" کانفرنس ہو رہی ہے، ستمبر کو منعقد ہو رہی ہے اس سلسلے میں تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ اور مجلس کے تمام مبلغین ملک بھر میں پھیل گئے ہیں تاکہ لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کے لئے ترغیب دی جا سکے۔ دوسری طرف کچھ علاقوں سے ہمیں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ تو آیئے ہم سب رپورٹوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حافظ آباد

حافظ آباد سے ہماری مقامی جماعت کے مبلغ مولانا عبدالوہاب جالندھری تحریر فرماتے ہیں کہ گزشتہ دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد ؔ، حافظ آباد تشریف لائے۔ حافظ آباد کے جماعتی ساتھیوں نے حکیم سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنی مصروفیات کے باوجود ایک جمعہ حافظ آباد کے لئے دیا کریں۔ چنانچہ حکیم صاحب نے مطالبہ منظور فرماتے ہوئے پروگرام کا آغاز فرمایا۔

حکیم عبدالرحمان آزاد کے پروگرام مقامی طور پر بڑے موثر ثابت ہو رہے ہیں اور ان کی ایمان افروز تقریریں گزشتہ دنوں جامع مسجد قدیم اور جامع مسجد بلال میں ہوئیں۔ حکیم صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر ایک قادیانی خاندان نے اسلام قبول کیا۔ مسلمان ہونے والوں میں۔ چودھری رحمت خان سندھو، اہلیہ رابعہ بیگم، محمد اقبال اس خاندان نے عیدالفطر کے اجتماع کے موقعہ پر جناب الحاج محمد نواز چشتی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

چیچہ وطنی

چیچہ وطنی ساہیوال کی ایک اہم تحصیل اور اچھا کاروباری شہر ہے۔ لوگ اچھے دین دار اور مخلص ہیں۔ مرکزی جامع مسجد کی تعمیر نو سے ہی مسلمانوں کی دین دوستی اور خدا پرستی کا ثبوت ملتا ہے۔ جامع مسجد کے خطیب حضرت علامہ محمد ادریس خان صاحب فاضل دیوبند ایک عمر رسیدہ اور حق گو عالم دین ہیں۔ آپ کی قیادت میں الحمدللہ شہر میں دین داری کا کافی ذوق و شوق ہے۔ میرا یہاں اکثر جانا ہوتا ہے۔ حاجی علی محمد۔ حاجی زمرالدین صاحب میڈیکل اسٹور والے۔ اور ڈاکٹر امداداللہ احمدانی دیرینہ مہربانوں میں سے ہیں مجلس ختم نبوت کے معاملہ میں کافی تعاون فرماتے اور دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔ جمعہ ۹ جولائی کو خادم وہاں حسب پروگرام پہنچا احباب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا سے بھی شرف ملاقات پر پروگرام گوش گذار کیا حضرت نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا جمعہ سے قبل راقم نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قادیانیت کے ناپاک عزائم اور ملک میں تازہ ترین تخریب کاریوں اور منصوبوں سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے اجتماعی طور پر کفر و ارتداد کے مقابلہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کی اپیل کی۔ اور مرکزی فنڈ کی بھی ضرورت پیش کی الحمدللہ راقم کے بیان کے بعد حضرت خطیب صاحب مدظلہ نے چند منٹ بڑے زوردار اور مدلل الفاظ میں تائید و تصدیق فرمائی اور اس اہم ضرورت پر لوگوں کی توجہ مبذول کرائی الحمدللہ مرکزی فنڈ میں بھی مسلمانوں نے بھرپور حصہ لیا: بعد نماز جمعہ فوری طور پر رکن سازی ہوگئی اور جماعت کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) سرپرست جناب حاجی علی محمد صاحب۔

کاروانِ ختمِ نبوت

(۲) امیر مولانا محمد ادریس صاحب خطیب جامع مسجد۔
(۳) نائب امیر ۱ ڈاکٹر امداد اللہ صاحب احمدانی۔
(۴) نائب امیر ۲ محمد رفیق صاحب۔
(۵) ناظم اعلیٰ محمد سامع صاحب۔
(۶) ناظم ۱ حبیب الرحمٰن صاحب۔
(۷) ناظم نشر و اشاعت سرفراز صاحب۔
(۸) ناظم ۲ زمر دین ولد اصغر علی صاحب۔
(۹) خازن تاج محمد صاحب مجاہد ہوٹل۔

جلسہ عام میں چند قرار دادیں بھی باتفاق رائے منظور کی گئیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

قرار دادیں

(۱) جامع مسجد کھپرو کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاسپورٹ فارم سے تیسرا پیراگراف قادیانیوں سے متعلق جسے ختم کیا گیا ہے فوراً بحال کیا جاوے۔

(۲) یہ عظیم الشان اجتماع مرزا محمود قادیانی کے تحریف شدہ قرآن پاک کے غلط ترجمہ کی اشاعت کے سلسلہ میں پانچ سرکردہ قادیانیوں پر مقدمہ چلانے کے حکم کے متعلق گورنر پنجاب جناب غلام جیلانی صاحب کو خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں پر شعائر اسلام کے استعمال پر مکمل پابندیاں عائد کی جاویں۔ ان کی تبلیغ کو روکا جاوے اور ان کے لٹریچر کو ضبط کیا جاوے۔

راقم محمد عرفان قادری

ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم:۔ ٹنڈو آدم سے ہماری مقامی جماعت کے ناظم اعلیٰ جناب محمد عرفان قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ہدایت پر مولانا عاشق الٰہی مبلغ ختم نبوت ۴ اگست بروز بدھ ٹنڈو آدم پہنچے مولانا کے اس اہم دورے کا مقصد ۱۶، ۱۷ ستمبر کو ربوہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے لئے عامۃ المسلمین کو دعوت دینا اور جماعت کے اراکین سے تبادلہ خیال کرنا۔ ٹنڈو آدم میں مبلغ صاحب کے کئی پروگرام ترتیب دیئے گئے مثلاً جامع مسجد حسین شاہ محلہ میمن مسجد، مسجد مکرانی پاڑہ، مسجد بچہ پارہ اور جمعہ کا خطاب مرکزی مسجد فردوس میں ہوا۔ الحمدللہ پروگرام نہایت کامیاب رہے اور ٹنڈو آدم سے پچاس سے زیادہ افراد نے کانفرنس میں شرکت کے لئے ایمانی جذبہ کے ساتھ نام پیش کئے۔ انشاء اللہ مزید دوستوں کی شرکت کی توقع ہے ہفتہ ۷ اگست کی شام کو میں اور مولانا صاحب شہداد پور پہنچے بعد نماز عشاء ریکر مسجد میں مولانا کا خطاب ہوا۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ حسنیہ وخطیب کی مسجد کی محبت و شفقت قابل تعریف ہے۔ حضرت نے خود ہی نہ صرف اعلان فرمایا کہ طلباء کو دیگر مساجد میں بھی اعلان کروانے کے لئے بھیجا اور مغرب کی نماز میں جب مولانا عاشق الٰہی صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے تقریر کا اعلان فرمایا تو مختصراً ختم نبوت کے مشن کی اہمیت و ضرورت پر بھی مدلل روشنی ڈالی بعد نماز عشاء مولانا عاشق الٰہی کا خطاب ہوا اور کانفرنس میں شرکت کی ترغیب و دعوت دی تو مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ نے انتہائی کمزور اور ضعیفی کے باوجود اپنا نام پیش فرمایا تو مزید پندرہ افراد نے اس تقریب سعید کے لئے نام پیش کئے۔ ۸ اگست صبح کا پروگرام نور محمدی مسجد اسٹیشن میں تھا وہاں سے مبلغ صاحب سانگھڑ کے لئے روانہ ہوئے وہاں سے نواب شاہ۔ پھر واپس ٹنڈو آدم تشریف لانے کے بعد حیدرآباد میرپور خاص اور کنری وغیرہ تشریف لے جائیں گے امید ہے انشاء اللہ مولانا کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہیگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کی پہلی کانفرنس کو ایک شاندار کامیابی عطا فرما کر اس کے اثرات پوری دنیا پر مرتب فرمائے۔

(آمین یا الٰہ العٰلمین)

کنری

کنری سے ہمارے نمائندے جناب محمد عثمان آزاد لکھتے ہیں کہ:۔

۴ اگست ۱۹۸۲ء کو مرزائیوں نے ربوہ میں مقیم افریقی اور دوسرے غیر ملکی مرزائیوں کو بلا کر تالہی شہر سے ایک جلوس نکالا جس میں نعرے بازی کے علاوہ اپنے مذہب کی تبلیغ کی تالہی کے مسلمانوں نے ڈی سی اور ایس پی میرپور خاص کو درخواست دی۔ ڈی سی نے اسے عمرکوٹ اور ایس پی نے ایس ایچ او کنری کو تحقیقات کرنے کے لئے لکھا۔ ۱۲ اگست کو اے سی عمرکوٹ نے مسلمانوں اور مرزائیوں کو عمرکوٹ بلایا تالہی سے مسلمانوں کا ایک وفد جو کہ حافظ منیر احمد، عبداللطیف، محمد اسلم، امانت علی اور عبداللہ خان پر مشتمل تھا۔ مولانا محمد حبیب اللہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر کی قیادت میں عمرکوٹ پہنچا تقریباً ۹ بجے صبح اے سی سے گفتگو شروع ہوئی مولانا محمد حبیب اللہ نے مرزائیوں کے عقائد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت کے متعلق توہین آمیز عبارتیں مرزا غلام احمد کی کتب سے دکھائیں اور ماسٹر محمد اسلم نے تالہی میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں تفصیلات بتائیں اتنے

میں مستورا حمد جو کریم نگر میں اور محمد حسین جو محمد آباد میں مرزائی جماعت کے امیر ہیں پہنچے۔ اے سی صاحب نے ان سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بڑی دلیری سے اس واقعہ کا انکار کر دیا کہ ہم نے کوئی جلوس اور نعرے بازی نہیں کی جس پر مولانا محمد حبیب اللہ نے ٹاہلی کے بتالیس مسلمان جنہوں نے دستخط کر دیئے تھے کہ واقعی ٹاہلی شہر میں مرزائیوں نے جلوس نکالا ہے انکی لسٹ پیش کر دی پھر مستور احمد قادیانی نے کہا کہ مسلمان جھوٹ بولتے ہیں اگر یہ قسم اٹھائیں کہ قادیانیوں نے جلوس نکالا ہے تو ہم ہر قسم کی سزا قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مولانا محمد حبیب اللہ نے کہا کہ ہم مدعی ہیں اور تم مدعی علیہ ہو، مدعی جب گواہ پیش نہ کر سکے تو پھر مدعی علیہ پر قسم آتی ہے مدعی پر تو کسی صورت میں قسم نہیں آتی جب کہ ہم چالیس سے زیادہ گواہ پیش کر چکے ہیں۔ اس پر اے سی نے مرزائیوں کو کہا کہ تم نے واقعی ٹاہلی میں بدامنی پھیلائی ہے اگر دوبارہ اس قسم کی کوئی بدامنی پھیلائی تو میں قانونی کاروائی کرنے پر مجبور ہوں گا تب جا کر محمد حسین مرزائی نے کہا کہ واقعی ہم سے یہ بات ہو گئی ہے آئندہ ہم سے اس قسم کی کوئی بات سرزد نہیں ہو گی مسلمانوں کو اے سی صاحب نے یقین دلایا کہ آئندہ ایسی حرکت سے باز رہیں گے۔

جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد کو ایک ہزار روپے ادا کرنے کا نوٹس

لاہور۔ ۶۔ اگست (شاف رپورٹر) عبدالمجید عزم ایڈووکیٹ شیخوپورہ نے اپنے موکل طاہر محمود جمیل کی ہدایت پر جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد کو ایک ہزار روپے ادا کرنے کا نوٹس دیا ہے اور کہا ہے کہ نوٹس کی وصولی کے پندرہ یوم کے اندر اگر رقم میرے موکل کو ادا نہ کی گئی تو عدالت سے رجوع کیا جائے گا جس کے تمام ہرجانہ و خرچہ کے مرزا طاہر ذمہ دار ہوں گے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۶۰۳ میں چیلنج کیا ہے کہ جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور عربی زبان رائج ہوئی ہے کسی قوم قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا کہ "توفی" کا لفظ کبھی قبض جسم کے لیے استعمال کیا گیا ہے مرزا قادیانی کے بقول اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث سے یہ ثبوت پیش کرے کہ توفی کے معنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوئے ہیں تو میں ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے ایک ہزار روپے نقد دوں گا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ خود مرزا غلام احمد کی اپنی کتاب "براہین احمدیہ" صفحہ ۵۱۹ کے حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے آیت "متوفیک" کے معنی موت کے علاوہ کئے ہیں۔ یعنی لکھا ہے "کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا؟" نوٹس میں مرزا طاہر احمد کو کہا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد کی کتاب آپ کے نزدیک قطعی معتبر ہے اور آپ مرزا غلام احمد کے پوتے اور مرزائی جماعت کے سربراہ ہیں اس لیے میرے موکل نے یہ چیلنج ثابت کر دیا ہے اس لیے اسے اندر میعاد وصولی نوٹس ایک ہزار روپے ادا کریں بصورت دیگر عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی

بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ اگست ۱۹۸۲ء

بقیہ: رائے آپ کی

سے فتنہ مرزائیت ۔۔۔ ارتداد کا علم لیکر اٹھا تھا بہر حال یہ سعادت آپکو ہی نصیب ہوئی تاہم پنجاب کے علماء نے عقائد کے بریدہ دامن کو رفو کرنے اور اس فتنہ کی سرکوبی میں علمی و عملی ذخائر کا انبار لگایا اور عوام نے ان کی معاونت میں جانی مالی قربانیوں کی شجاعت مندانہ تاریخ مرتب کر کے ثابت کر دیا کہ برطانوی استعمار کے اذہان و افکار اپنی ابلیسانہ سازشوں سے ان قزاقوں کی جس قدر پشت پناہی کرتے رہیں گے ملک و ملت کے وفادار ان کے ظلم و ستم تشدد و بربریت کی آتش کو اپنے پاکیزہ خدمت سے اسی قدر سرد کرتے رہیں گے۔

کراچی کی سرزمین جس میں قائد مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مسند نشین رہے اور جنکی سرپرستی میں ختم نبوت کے خصم حقیقی کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس ارض پاک سے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجرا مناسب ہی نہیں بلکہ ایک حسین تعبیر بھی ہے۔

میں اس سلسلہ میں عبدالرحمٰن باوا کو ہفت روزہ ختم نبوت کے اجراء پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو اور یہ آرگن عوام کی ہدایت کا موجب ہو اس سلسلہ میں یہ مشورہ بھی ہے کہ اسے خالص ختم نبوت کے لیے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت دی جائے اور مختلف عنوان پر اوراق کو تقسیم کیا جائے مثلاً۔ مرزائیت کی تاریخ دعاوی مرزا اور اس کا حشر۔ حیات مسیح۔ اخبار مجلس تحفظ ختم نبوت وغیرہ وغیرہ۔

ایک دعوتی یا مسلسلہ شروع ہو کو کتنی قسطوں میں آئے اسکی تکمیل ہو تا کہ سینہ ملکیں تاریخ احمدیت کا مداوا ہو سکیں۔

والسلام

جناب مفتی احمد الرحمٰن، جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی و دیگر احباب کو سلام عرض کریں،

قارئین کے خطوط

رائے آپ کی

ہم ختم نبوت کے لیئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لیئے تیار ہیں

بحضور والا شان المکرم والمعظم ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت سلامت باکرامت تا قیامت باشید السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد صد آداب گذارش ہے کہ آپ کا ارسال کردہ وی پی رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت میرے نام کا ملا وصول کرکے چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے۔ امید ہے مل گیا ہوگا ملنے پر اطلاع بخشیں اور مجھے اس رسالے کے اجراء کی جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی چیز کی نہیں ہوئی اور واقعی یہ خوشی ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل و کرم سے پاکستان میں مسلمانان اسلام کا رسالہ ہفت روزہ "ختم نبوت" جناب ختم المرسلین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ترجمانی کرنے والا اور محافظین ختم نبوت کے عقیدہ اور ایمان کی آبیاری کرنیوالا رسالہ ہفت روزہ "ختم نبوت" ہماری مدت کی تمنا پوری ہوئی۔ بھائی میں تہہ دل سے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کرکے روزے کے ساتھ ۲۳ رمضان شریف ہے۔

بندہ ناچیز اور میرے چاروں فرزند محمد امین۔ محمد ابراہیم محمد عبد المتین۔ محمد حبیب المرسلین طول عمرہم اور میرا تمام خاندان فداہ روحی وجسمی واہلی ومالی والی دامی جناب ختم المرسلین خاتم الانبیاء محمدن المصطفےٰ، احمدن المجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وبارک وسلم کی نبوت رسالت پر جان کو قربان کر دینے پر ہر وقت ہر لمحہ ہر آن ہر ساعت ہر منٹ ہر سیکنڈ تیار ہے۔ میری عقبیٰ کا زاد بھی آپکی ختم نبوت ہے میں آپ سے تہہ دل سے اس بات کا متمنی ہوں کہ آپ میرے اور تمام میرے خاندان کے حق میں اور تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں عقیدۂ "ختم نبوت" اور حسن خاتمہ کامل ایمان کی دعائیں کریں اور میرے چاروں فرزندان کے حق میں یہ دعا کریں میرا دلی ارادہ ہے کہ میں اپنے بچوں کو دینی اسلامی تعلیم پڑھاؤں گا اللہ تعالیٰ انہیں علم باعمل صالح بخشے اور جناب رسول کریم ختم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کا سچا شیدائی عاشق بنائے۔ انکی زندگی ختم نبوت پر گذرے۔

میری دلی تمنا کی اگر آپ کے دل سے دعا کر دیں گے ضرور قبول ہوگی۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک اور عرض یہ ہے کہ بندہ تہہ دل سے آپ کے اور تمام محرکین ختم نبوت کے حق میں دعائیں کرتا ہے خدا تعالیٰ آپ کو مزید خدمت اسلام کی توفیق روحانی بخشے اور آپ کے دینی و تبلیغی مقاصد کو چار چاند لگائے۔ اور ہمیں اس ختم نبوت پر زندگی گزارنے کی توفیق بخشے۔ اور ظاہری باطنی دشمنوں سے محفوظ رکھے۔

آمین فقط والسلام

تابعدار عبد الحکیم محمد یسین خواجہ معرفت محمد اقبال بریانچ
تحصیل شجاعباد ضلع ملتان پنجاب۔

"ختم نبوت" کا اجراء انتہائی ضروری تھا

محترم المقام عبد الرحمٰن صاحب باوا۔

السلام علیکم آپ کا مراسلہ جاذب نظر ہوا قبل ازیں یاد نہیں پڑتا کوئی خط ملا ہو جس کا جواب بندہ کے ذمہ ہو۔ تاہم یاد آوری کا شکریہ۔ آپ کی محنت اور مساعی قابل فخر ہے کہ آپ کو ہفت روزہ کا ڈیکلریشن مل گیا۔ پیغام حاضر خدمت ہے۔

پیغام تہنیت آزاد کا بارہ کے نام کفر و ارتداد کے اس بھنور میں بیکراں بے لگام فکری پسماندگی اور عمل فقدان کے اس گمراہ کن ماحول میں مادی ترقی کا فکر دامنگیر ہو اور فکر آخرت و تلاش حق سے دامن جستجو بیاباں تک ہی دست ہو کر اپنے مشفق و رحیم ہادی برحق۔ نجات دہندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ختم نبوت پر علی الاعلان کے مدعی غیر ثقہ، مراق الذہن، ننگ شرافت۔ ننگ آدمیت کو اپنا پیشوا بنایا جا رہا ہو۔ احقاق حق۔ اور ابطال باطل کے لیے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء اتنا ہی ضروری تھا جتنا بدن کے لیے روح کا ہونا۔

کاش کہ اس نام کا ارگن پنجاب کے مطلع صحافت پر نمودار ہوتا جہاں

باقی صفحہ ۲۲ پر

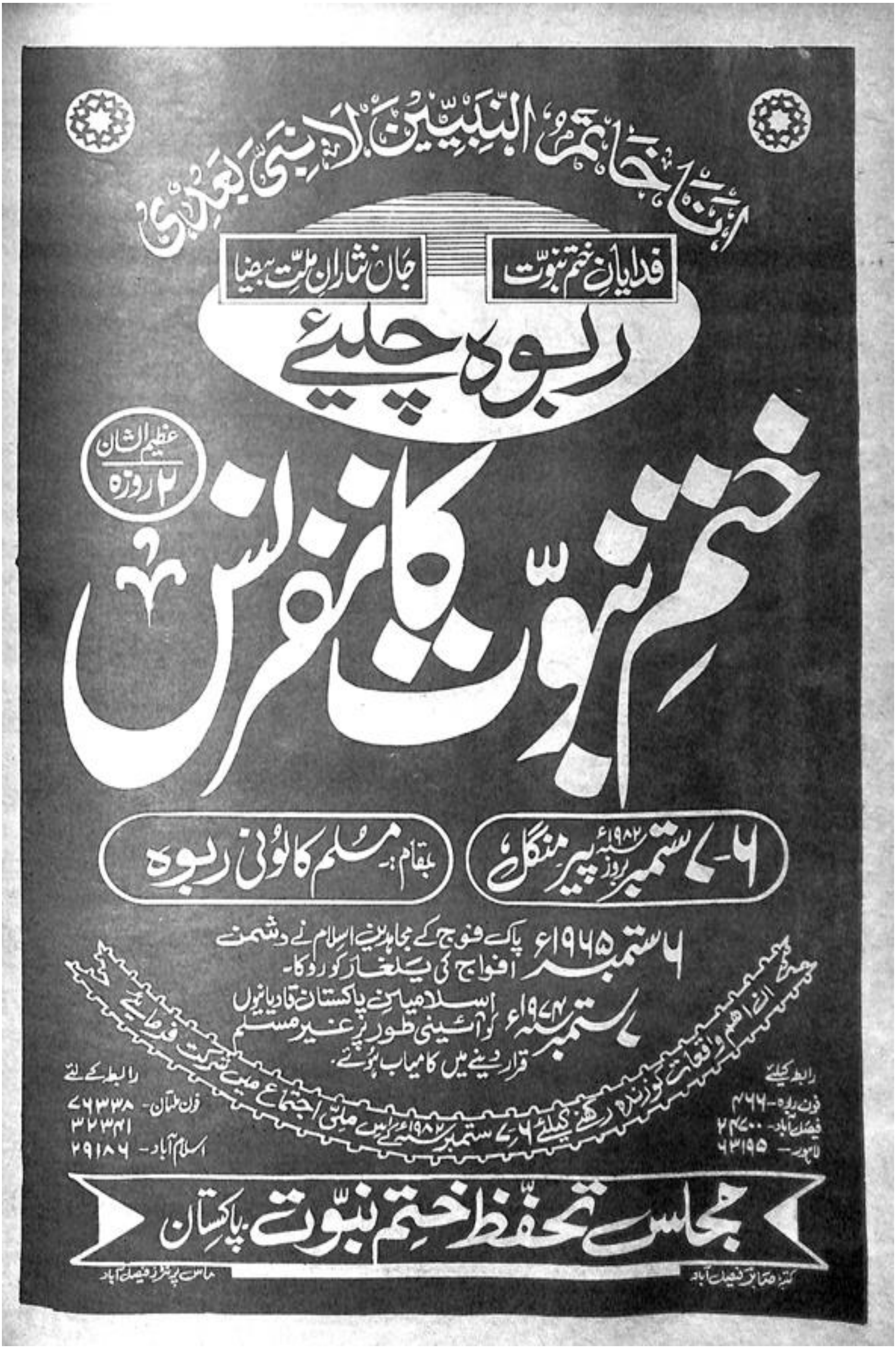
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
فدایانِ ختم نبوت
جاں نثارانِ ملت بیضا
ربوہ چلیئے
عظیم الشان
۲ روزہ
ختم نبوت کانفرنس
۶-۷ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز پیر منگل
بمقام:- مسلم کالونی ربوہ
۶ ستمبر ۱۹۶۵ء پاک فوج کے مجاہدینِ اسلام نے دشمن افواج کی یلغار کو روکا۔
۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اسلامیانِ پاکستان قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دینے میں کامیاب ہوئے۔
ان اہم واقعات کو زندہ رکھنے کیلئے ۶، ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کے اس ملی اجتماع میں شرکت فرمائیے
رابطہ کے لئے
فون ملتان- ۷۶۳۳۸
۳۲۳۴۱
اسلام آباد- ۲۹۱۸۶
رابطہ کیلئے
فون ربوہ- ۴۶۶
فیصل آباد- ۲۴۷۰۰
لاہور- ۶۳۱۹۵
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان